بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۲۵/۶۰ | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۱۷ ظہور ۱۳۵۰ہش ، ۱۷ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تاحال اسلام آباد میں ہی قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت وہاں سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم معدہ میں کینسر کی وجہ سے لاہور میں بیمار ہیں اور حالت بہت تشویشناک ہے احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ میں یوم استقلال

مساجد میں پاکستان کے استحکام کیلئے اجتماعی دعائیں

تمام اہم عمارتوں پر دلکش چراغاں

ربوہ۔ پرسوں ۱۴ اگست کو ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات پورے اہتمام سے منائی گئی۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ وقف جدید اور جملہ دیگر ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد ربوہ کی جملہ مساجد میں پاکستان کی ترقی اور استحکام اور کشمیر کی آزادی کے لئے اجتماعی رنگ میں دعائیں کی گئیں۔ سورج طلوع ہونے پر ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور دیگر عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا بہت سے لوگوں نے بھی اپنے گھروں پر پاکستان کے جھنڈے لہرائے۔

اسی تقریب سعید کے موقع پر سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ٹی آئی کالج کی باسکٹ بال گراؤنڈز میں ایک دلچسپ نمائشی میچ کا اہتمام کیا گیا جس میں سرگودھا ڈویژن کے چنندہ کھلاڑیوں اور پنجاب یونیورسٹی اور سرگودھا بورڈ کے منتخب کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ کھلاڑیوں نے بہت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور کھیل کے شائقین کو اپنے عمدہ کھیل سے محظوظ کر کے ان سے خوب داد پائی۔

اس موقع پر محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ مہمان خصوصی تھے باسکٹ بال کے اس نمائشی میچ کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مختلف کھیلیں ہوئیں جن میں خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کھیل کے میدانوں میں قریباً سارا دن خوب گہما گہمی رہی۔ رات کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ (باقی صفحہ ۶ پر)

اعلان برائے طالبات نصرت انڈسٹریل سکول

نصرت انڈسٹریل سکول موسمی تعطیلات کے بعد چار ستمبر بروز ہفتہ کھلے گا۔ تمام طالبات اُس دن صبح ۷½ بجے سکول پہنچ جائیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اُس کے ثمرات باقی رہنے والے ہیں

آخرت کی فکر کرو۔ اللہ تعالیٰ دُنیا میں بھی تم پر رحم کرے گا

"غرض اس بیعت سے جو میرے ہاتھ پر کی جاتی ہے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مغفرت کا مستحق ہوتا ہے دوسرے مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور انسان شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دُنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ کیونکہ دُنیا تو گذرنے کی جگہ ہے وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں گذر جائے گی ؎

شب تنور گذشت و شب سمور گذشت

دُنیا اور اس کے اغراض اور مقاصد کو بالکل الگ رکھو ان کو دین کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ کیونکہ دُنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اس کے ثمرات باقی رہنے والے دُنیا کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر آن اور ہر دم میں ہزاروں موتیں ہوتی ہیں مختلف قسم کی وبائیں اور امراض دُنیا کا خاتمہ کر رہی ہیں۔ کبھی ہیضہ تباہ کرتا ہے اب طاعون ہلاک کر رہی ہے۔ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کون کب تک زندہ رہے گا جب موت کا پتہ نہیں کہ کس وقت آجائے گی پھر کیسی غلطی اور بیہودگی ہے کہ اس سے غافل رہے اس لئے ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرو جو آخرت کی فکر کرے گا اللہ تعالیٰ دُنیا میں اس پر رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب انسان مومن کامل بنتا ہے تو وہ اُس کے اور اُس کے غیر میں فرق رکھ دیتا ہے اس لئے پہلے مومن بنو اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں۔ دُنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دُکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھا دینا شرط ہے۔ اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۵-۱۴۶)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ ظہور ہش ۱۳۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلپائن کے مظلوم مسلمان

اخبارات میں متواتر یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ ان دنوں فلپائن کے مسلمان شدید ظلم و تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ محض مسلمان ہونے کی پاداش میں انہیں بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے ان کی مساجد کو نذرِ آتش کیا گیا اور ہر قسم کی تمدنی اور معاشرتی سہولتوں سے انہیں محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے ہاں ان اندوہناک خبروں کا کما حقہ نوٹس نہیں لیا گیا حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ مسلمانوں کے سب طبقوں میں اضطراب اور بے چینی کی ایک لہر دوڑ جاتی اور وہ اپنے فلپائن کے مسلمان بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرنے کے لئے سرگرم عمل ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ انما المومنون اخوۃ یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں جس طرح کسی کا بھائی مشکل میں مبتلا ہو تو وہ بے چین ہو جاتا ہے اور اس کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک مسلمان کو بھی کسی جگہ کوئی تکلیف پہنچے تو باقی تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس کی تکلیف کا تدارک کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے آقا اور ہادی و مرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں سخت تاکید فرمائی ہے، حتیٰ کہ فرمایا:-

مثل المومنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم مثل الجسد اذا اشتکی عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی (مسلم)

یعنی مومنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ جب ایک حصہ جسم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تمام جسم بے خوابی اور حرارت محسوس کرتا ہے۔ گویا حضور نے ہمیں یہ سبق دیا کہ اگر دنیا کے کسی حصہ میں بھی مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو دیگر تمام مسلمانوں کو یوں محسوس کرنا چاہیئے کہ گویا یہ تکلیف ہمیں پہنچی ہے قومی عزت و وقار اور اجتماعی طاقت و قوت کے اظہار کی بھی یہی راہ ہے۔ جب تک مسلمانوں نے اس پر عمل کیا قلیل التعداد ہونے کے باوجود کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ ظلم کی نیت سے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ لیکن جب انہوں نے اس سبق کو فراموش کر دیا تو کثرت تعداد اور ہر قسم کے ذرائع رکھنے کے باوجود وہ ہر جگہ ظلم و ستم کا نشانہ بنا گئے۔ اور بن رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ اور ہر جگہ بنی نوع انسان کی بالعموم اور مسلمانوں کی بالخصوص بے لوث خدمت اور ہمدردی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جب بھی اسے یہ علم ہوا کہ کسی جگہ مسلمان مصیبت میں مبتلا ہیں تو وہ فوراً ان کی مدد کو پہنچی ہے اور اپنی بساط کے مطابق ان کی خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ فلپائن کی موجودہ افسوسناک صورتحال کا بھی جب اسے علم ہوا تو وہ بے چین ہو گئی اکناف عالم میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں میں اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جگہ جگہ جلسے منعقد ہوئے اور اجتماعی قرار دادیں پاس کر کے بذریعہ تار فلپائن کے صدر کے نام ارسال کی گئیں جن میں مطالبہ کیا گیا کہ وہاں کی حکومت فوراً مسلمانوں پر ظلم و تشدد کے سلسلہ کو بند کرائے ان کی حفاظت کا مناسب انتظام کرے اور انہیں وہ تمام جائز حقوق دلائے جو وہاں کے دیگر باشندوں کو حاصل ہیں تاکہ وہ بھی آزادی اور عزت کے ساتھ اپنی زندگی کے دن بسر کر سکیں (ان میں سے بہت سی اجتماعی تاروں کے تراجم قارئین الفضل ملاحظہ فرما چکے ہیں)

حال ہی میں اخبارات میں فلپائن کی ایک مسلمان لڑکی کا ایک خط شائع ہوا ہے جس سے کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہاں کے مسلمان مدد اور ہمدردی کے کتنے محتاج ہیں اور وہ ہم سے کتنی توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں۔

یہ مسلمان لڑکی لکھتی ہے :-

"میں فلپائن کی ایک ۲۸ سالہ مسلم لڑکی ہوں۔ میں نے انڈسٹریل ایجوکیشن میں ... سائنس کی ڈگری حاصل کی ہے اور ان دنوں ایک سکول میں معلمہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہوں لیکن مجھ جیسی مسلمان لڑکی کے لئے فلپائن کے موجودہ حالات میں نہ صرف کام کرنا مشکل ہے بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ اب اس ملک میں مسلمان کی حیثیت میں رہنا بھی دشوار ہے۔ ... یہاں کے مسلمان، حکومت اور اکثریتی طبقے کے تعصب اور نفرت کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اس خطے کو ہمیشہ یہ فخر حاصل رہا ہے کہ دور دراز کے مسلمان بھائی طویل و عریض صعوبتیں برداشت کر کے اور سمندروں کا سینہ چیر کر یہاں آتے تھے اور اسلام پھیلاتے تھے جھاگ اڑاتے ہوئے نیلے پانی کی لہریں اور سمندری ہوائیں اب پھر ان مجاہدوں کے سفید بادبانوں کی منتظر ہیں اور یہاں کی نم آلود مٹی اسلام کے شیدائیوں کے قدم چومنے کی منتظر ہے۔ نہ جانے عالم اسلام کو کیا ہو گیا ہے کہ فلپائن کے مٹھی بھر مسلمانوں پر توجہ نہیں دی جاتی ... ...

میں نے یہ خط اس توقع پر لکھا ہے کہ اسلامیانِ پاکستان اپنی ایک اجنبی بہن کی فریاد پر کان دھریں گے اور اس کے دکھ پر تڑپ اٹھیں گے مجھے یقین ہے کہ غیور پاکستانی حالات کے اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے ہمیں تنہا نہیں چھوڑیں گے"

(روزنامہ مشرق لاہور ۸ اگست ۱۹۷۱ء)

اس خط کو پڑھیئے اور پھر سوچیئے کہ مسلمانانِ فلپائن ہماری مدد کے کتنے محتاج ہیں اور وہ ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں اس سے تبلیغ اسلام کے اس فریضہ کی اہمیت و ضرورت کا بھی احساس ہو سکتا ہے۔ جسے مسلمان فراموش کر چکے ہیں اور جس کی بدولت اسلام قرون اولیٰ میں ایک قلیل مدت میں اکناف عالم تک پھیل گیا تھا۔

دیگر تدابیر اختیار کرنے کے علاوہ ہمیں دعاؤں کے ساتھ بھی فلپائن کے مسلمانوں کی مدد کرنی چاہیئے کیونکہ دعا کی روحانی قوت ایک ایسا ہتھیار ہے جو کبھی خطا نہیں جاتا اور اس میں وہ طاقت ہے کہ یہ غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوسروں کے ساتھ بہترین ہمدردی یہی ہے کہ ان کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی جائیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے جس میں نہ صرف زر خرچ ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں انسان کر سکتا ہے جب کہ اس میں طاقت بھی ہو ... مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے لئے کسی مال کی ضرورت ہے نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے کام نہ لے تو سمجھو کہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔"

(ملفوظات جلد صفحہ ۷۳)

ہفتہ اصلاح و ارشاد

۲۰ سے ۲۷ اگست تک منایا جا رہا ہے۔ لہٰذا

۱:- سب انصار بھائی اس نیک کام میں عملی طور پر حصہ لیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے کم از کم ایک گھنٹہ ہر روز صرف کریں۔

۲:- اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر اپنے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد سے حاصل کریں نیز ان کا تعاون حاصل کریں۔

۳:- مجالس علمی مذاکرہ کا انتظام فرمائیں جس میں ہر صاحب ذوق کو شمولیت کی دعوت دی جائے

۴:- سب اراکین روزانہ ایک نماز باجماعت اپنے حلقہ میں ضرور ادا کریں اور اس موقع پر گزشتہ کام کی رپورٹ پیش کر کے آئندہ کے متعلق ہدایات لے لی جائیں۔

۵:- اس ہفتہ میں اجتماعی دعاؤں پر بھی زور دیں تا اللہ تعالیٰ اسلام کو جلد غالب کرے اور ہمارے وطن پاکستان کے لئے ترقی کے نئے راستے کھولے اور اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

124

قیامِ پاکستان کا روحانی پس منظر
اور
استحکامِ پاکستان کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی الہامی تحریک

:مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد:

اسلام کے عہدِ اوّل کی تاریخ اور دعا کے انقلابات

گو اسلام کے عہد اوّل کی تاریخ پر قلم اٹھانے والے اکثر محققین نے اس روحانی نکتہ کو چنداں کوئی خاص اہمیت نہیں دی یا اسے بالکل نظر انداز کر دیا ہے مگر حق یہی ہے کہ اس دور کی سب اسلامی فتوحات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی و روحی) کی دعاؤں کے طفیل تھیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت المسیح الموعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہؓ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہؓ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۶)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حقیقت کو ایک نہایت لطیف مثال سے واضح کیا ہے فرماتے ہیں:-

"تلوار اور سامان جنگ کے بغیر لڑائی نہیں جیتی جا سکتی۔ میدان جنگ کے لئے ذکر الٰہی آرسنل اور فیکٹری ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوہے کی ایسی تیز تلوار تھی جو ذکر الٰہی کے کارخانے سے تازہ ہی بن کر نکلی تھی"۔

(الفضل ۷ ر اخاء اکتوبر ۱۳۲۱ ہش / ۱۹۴۲ء صفحہ ۲)

برصغیر کی مسلم حکومت کی بنیاد اور دُعا

ساقی کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانی دعاؤں کا جو بڑا اعجازی گرانقدر خزانہ چھوڑا ہے وہ اولین ہی کے لئے نہیں آخرین کے لئے بھی ہے جو قیامت تک آپ کے سچے خادموں غلاموں اور چاکروں کو ملتا رہے گا بشرطیکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ اس ابرِ رحمت کی مخلصانہ اور عاجزانہ کوششیں جاری رکھیں۔

اس راز کو پہلی صدی ہجری کے ان مسلمانوں نے بھی خوب سمجھا جو تابعین یا تبع تابعین میں شمار ہوتے تھے۔ مثلاً برصغیر پاک و ہند کی پہلی اسلامی حکومت کی بنیاد فاتح سندھ ابو الفداء محمد بن قاسمؒ نے اموی حکمران ولید بن عبد الملک کے عہد حکومت (۸۶ھ - ۹۶ھ / ۷۰۵ء - ۷۱۵ء) میں دراصل ذکر الٰہی، تلاوت قرآن، توکل اور دعا کے طاقتور اور ناقابل شکست ہتھیاروں ہی سے رکھی تھی۔ چنانچہ حضرت علی بن حامد ابوبکر کوفی کی کتاب "فتح نامہ سندھ" (المعروف چچ نامہ) سے ثابت ہے کہ محمد بن قاسم کو ارمابیل (ارمن بیلہ) میں یہ شاہی فرمان پہنچا کہ سواد دیبل کی منازل و مراحل میں اکثر جاگتے رہا کرو۔ ہمیشہ تلاوتِ قرآن میں مصروف رہو۔ دعائیں پڑھتے رہو۔ خدائے عزوجل کا ذکر ہر وقت زبان پر ہو۔ توفیق الٰہی سے نصرت کے طلبگار رہو اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے بکثرت ورد کو اپنا مددگار بناؤ۔

(فتحنامہ صفحہ ۱۰۱ ناشر مجلس مخطوطات فارسیہ حیدرآباد دکن مطبع لطیفی دہلی ۱۳۵۹ھ / ۱۹۳۹ء)

اہل اللہ اور روحانی اور تبلیغی سرحدوں کی توسیع

محمد بن قاسمؒ اور ان کے اولوالعزم اور فدائی لشکر اسلام نے جس اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی اس کی روحانی اور باطنی اور تبلیغی سرحدوں کو بے شمار صوفیاء اولیاء اور علماء ربانی نے اپنی نیم شبی دعاؤں تبلیغی جہاد اور پاک اور پرکشش اخلاق و اطوار سے اور اس کی مادی حدود کو غزنوی، غوری، خلجی، تغلقی، لودھی، افغانی اور مغلیہ خاندان کے مسلمان بادشاہوں نے وسیع تر کر دیا جو دراصل اہل اللہ کی توجہات روحانی ہی کا فیض و اثر تھا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پہلے بادشاہوں کے زمانہ میں یہ قاعدہ ہوتا تھا کہ ان کے درباروں میں کوئی نہ کوئی اہل اللہ بھی موجود ہوا کرتے تھے جن کے صلاح مشوروں سے بادشاہ کام کیا کرتے تھے اور ان کی دعاؤں سے فائدہ اٹھایا کرتے تھے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۹۱)

پھر ارشاد فرماتے ہیں کہ

"پہلے اسلامی بادشاہوں کے متعلق سنا جاتا ہے کہ وہ .... مصائب کے وقت راتوں کو رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹۵)

نیز اسلامی ہند کی حقیقی شان و شوکت اور عروج و اقبال کو بزرگان دین کے فیض و برکت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگانِ دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے جو اس ملک میں گذرے تھے بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالیں جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے ظاہر کرے تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے اور بعید فطرتوں میں اُن کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے تو کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ...)

ہندوستان اور سپین میں اسلامی سپاہ کی متوازی یلغار

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہدین اسلام کے قدم اس برصغیر میں عین اس وقت پڑے جبکہ مشہور اور نامور مسلمان جنرل طارق اندلس (سپین) کے بادشاہ لاذرک کی ایک لاکھ فوج کو بارہ ہزار فوج سے شکست دے کر نہایت تیزی سے فتح و ظفر کے جھنڈے گاڑ رہے تھے یہ گویا اسلامی سپاہ کی ایک متوازی یلغار اور پیشقدمی کا شاندار سلسلہ تھا جو بیک وقت وسطی ایشیا اور جنوب مغربی یورپ دونوں میں ایک بحر بیکراں کی شکل میں ایک ساتھ چل رہا تھا۔ فرق صرف یہ ہوا کہ اندلس کی مسلم مملکت ۱۴۹۲ء کے بعد صفحہ ہستی سے معدوم ہو گئی مگر ہندوستان میں اہل اسلام کا پرچم کسی نہ کسی صورت میں ۱۸۵۷ء تک برابر لہراتا رہا۔

مسلمانوں نے اپنے ہزار سالہ عہد حکومت میں ہندوستان کو اپنے فہم و تدبر، فوجی قابلیت علمی استعداد اور سب سے بڑھ کر روحانی مجاہدات سے ہمدوش ثریا بنا دیا چنانچہ یہ حقیقت ہے مسلمانوں نے دس صدیوں تک برصغیر کی عظمت کو چار چاند لگانے کیلئے قابل فخر مسلسل اور منظم جدوجہد کی ہے اور پشاور سے منی پور تک اور ہمالیہ سے مدراس تک اُن اہل اللہ کی بیشمار قبریں موجود ہیں جنھوں نے اپنی نیم شبی دعاؤں سے اس خطۂ ارض کو برکت بخشی ہے اور مسلم ہند میں پیدا ہونے والے ہزاروں لاکھوں ولی، مجدد، صوفی ابدال اور اقطاب جن کی خاک پا نے اپنے باطنی فیض سے اس ملک کو رشک جناں اور جنت ارض بنایا، سندھ، پنجاب سرحد بلوچستان اور بنگال ہی میں نہیں ہر علاقہ میں زیر خاک آسودہ ہیں اور عظمت اسلام کا خزانہ گویا کھلا پڑا ہے

ہندوستان میں مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت کے ان بے شمار روحانی بادشاہوں باطنی تاجداروں کے ذریعہ سے جب تک مسلم حکومت کا دعاؤں کے آسمانی اور محمدی پاور اسٹیشن سے رابطہ قائم رہا وہ عروج و ترقی کے میدان میں پوری تیز رفتاری سے رواں دواں رہی مگر جب مسلمان حفاظت و سالمیت اور عظمت و شوکت کے اس سب سے طاقتور سرچشمہ اور منبع کو فراموش کر کے محض دنیوی وسائل کا سہارا تلاش کرنے لگے تو ان پر یکایک زوال آ گیا۔ اور یہ سرزمین جو اولیاء و اصفیاء سے بھری ہوئی تھی اپنی دعاؤں سے عرش کو ہلا دینے والوں سے دیکھتے دیکھتے خالی ہو گئی ؎

وَاَسَفًا عَلٰی فِرَاقِ قَوْمٍ
هُمُ الْمَصَابِيْحُ وَالْحُصُوْنُ
وَالْمُدْنُ وَالْمُزْنُ وَالرَّوَاسِيْ
وَالْخَيْرُ وَالْاَمْنُ وَالسُّكُوْنُ

یعنی ہائے افسوس اُن لوگوں کی جدائی پر جو دنیا کے لئے سورج کا کام دے رہے تھے اور جو دنیا کے لئے قلعوں کا رنگ رکھتے تھے لوگ ان سے نور حاصل کرتے تھے اور انہی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے عذابوں اور مصیبتوں سے دنیا کو نجات ملتی تھی حقیقت میں وہ شہر تھے جن سے تمام دنیا آباد تھی۔ وہ بادل تھے جو سوکھی ہوئی کھیتیوں کو ہرا کر دیتے تھے۔ وہ پہاڑ تھے جس سے دنیا کو استحکام تھا۔ اسی طرح وہ تمام بھلائیوں کے جامع تھے اور دنیا ان سے امن اور سکون حاصل کرتی تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرش پر دعاؤں کا عظیم الشان خزانہ

نکبت وادبار اور ہزیمت وپسپائی کے اس تاریک دور میں جب کہ ہندوستان سے لے کر الجیریا تک کی دنیائے اسلام پر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور مسلمان کہلانے والی حکومتیں استعماری طاقتوں کے ہاتھوں کھلونا بن کر مردِ بیمار کی طرح سسک رہی تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قوت قدسی اور عدیم النظیر فیضان نے شاہراہ غلبہ اسلام کی تیاری کے لئے دوبارہ اس برصغیر پر نگاہ رحمت فرمائی اور اسے دنیا بھر میں اسلامی عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے منتخب کر کے حضرت بانی جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا تا اقلیم نبوت کے شہنشاہ خاتم الانبیاء حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے اس عظیم الشان خزانہ سے جو عرش پر محفوظ ہے۔ امت محمدیہ کو دوبارہ فیضیاب کیا جائے اور فتوحات اسلامی کا ایک مرتبہ پھر زرّیں باب سے آغاز ہو۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"فَاعْلَمُوْا اَنَّ الدُّعَاءَ حَرْبَةٌ اُعْطِيْتُ مِنَ السَّمَاءِ لِفَتْحِ هٰذَا الزَّمَانِ۔ وَلَنْ تَغْلِبُوْا اِلَّا بِهٰذِهِ الْحَرْبَةِ يَا مَعْشَرَ الْخِلَّانِ" (الہدیٰ و تبصرۃ ...) یعنی خوب یاد رکھیں کہ دعا ایک ہتھیار ہے جو اس زمانہ کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا ہے اور میرے دوستوں کی جماعت تم اسی حربہ سے غالب آسکتے ہو۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ ... بھی فرمائی کہ:

"یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) ..... یہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

آنحضرت کے فرزند جلیل کی پُرسوز دعائیں شوکت اسلام کیلئے

ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء خاتم المرسلین، فخر النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرزند جلیل کو بار بار حضرت رب العزت کی طرف سے خبر دی گئی کہ "جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷) اس انکشاف نے آپ کو یقین کی اس مضبوط چٹان پر کھڑا کر دیا کہ۔

"اول بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے۔ تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں اور ان موجودہ اسلحہ سے کیا کام کر سکتی ہیں۔ اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے اسلحہ..... آسمانی حربہ کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۹)

آپ کی بعثت کا مقصد وحید ہی چونکہ اسلام کی عالمگیر حکومت کا قیام تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی وعروج کے لئے آپ کے قلب صافی میں دعاؤں کا زبردست جوش پیدا کر دیا چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں۔

"جس حالت میں اب اسلام ہے اس کا علاج اب سوائے دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے...... خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۹)

ایک بار فرمایا۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں دعا کی تھی کہ اے اللہ اگر تو نے آج اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری کبھی عبادت نہ ہوگی۔ یہی دعا آج ہمارے دل سے نکلتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۶)

حضور علیہ السلام نے ملت بیضا کی شوکت رفتہ کی بازیابی کے لئے نہایت کثرت سے گریہ وزاری کی اور اپنی سجدہ گاہ کو ہمیشہ اپنے آنسوؤں سے تر رکھا اور بارگاہ الوہیت میں نہایت سوز و درد اور الحاح سے عرض کیا۔

اے خدا میرے لئے ہر ذرہ ہو میرا خدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار
میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
دشمنوں کے ہاتھوں سے اب ہی وقت کہ میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار ونزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ!
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پر اپنے تا وہ ہو ویں رستگار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار
کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار
اے خدا شیطاں پر مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوجِ ملائک کو اتار

درخواست دعا: خاکسار کے والد اور ان کے دو ساتھی قتل کے ایک مقدمہ میں ملوث ہیں دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت بری فرمائے آمین۔
نثار احمد عبر ایم اے ... حیدرآباد ... سندھ

یوم آزادی کے موقع پر

میرے وطن! میرے دل کی مسرتوں کے چمن!

میرے وطن۔ میرے دل کی مسرتوں کے چمن!
دیارِ خطۂ بہاراں۔ ریاضِ سرو وسمن
یہ خاکِ پاک تری۔ عظمتوں کی راہ گذار
رہی ہے روزِ ازل سے ہی حریت کا وقار
ہزار گردشِ دوراں سے انقلاب آئے
نئے افق پہ نئے۔ ماہ و آفتاب آئے
مٹا سکا نہ حوادث کا تازیانہ بھی
ہزار رنگ بدلتا رہا۔ زمانہ بھی
میں سچ کہوں کہ مشیت ہے حکمراں اب بھی
تیری زمیں پہ۔ فرشتے ہیں پاسباں اب بھی
میرے وطن۔ جو تیری سمت آنکھ اٹھائے گا
دکھا سکے گا نہ منہ۔ ایسی منہ کی کھائے گا
یہ غازیانِ خدا! آہنی کمانیں ہیں
یہ سنگِ کوہ سے ترشی ہوئی چٹانیں ہیں
ہے تیغ خالد وطارق کی آبرو ان میں
عرب کے شاہسواروں کا ہے لہو ان میں
پھر ان کے ساتھ۔ انہی میں ہیں ہم ایسے اہلِ سخن
وطن ہے جن کے لئے اور جو برائے وطن
عجیب جذبۂ پیکار لے کے اٹھے ہیں
قلم کے ہاتھ میں تلوار لے کے اٹھے ہیں

عبدالسلام اختر ایم، اے

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

گیارہویں جماعت (میڈیکل، نان میڈیکل اور آرٹس) میں داخلہ سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے نتیجہ کے اعلان کے دس روز بعد شروع ہوگا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ امیدوار اس سلسلہ میں درج ذیل امور کو نوٹ کر لیں۔

۱۔ انٹرویو روزانہ صبح نو بجے سے بارہ بجے تک ہوا کرے گا۔
۲۔ ربوہ سے باہر کی طالبات کے لئے انٹرویو آخری دو دنوں میں ہوگا۔
۳۔ پراسپیکٹس، فارم داخلہ کالج وہوسٹل دفتر کالج سے طلب کریں۔
۴۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے ٹرانسفر سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہوگا۔
۵۔ جامعہ نصرت ہوسٹل میں رہائش وطعام کا عمدہ اور سستا ترین انتظام ہے۔
۶۔ مستحق طالبات کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔

پرنسپل

دینی و دنیاوی تعلیم کے مخصوص امتزاج کا حامل ادارہ تعلیم الاسلام کالج اپنے بچوں کو کالج کی اعلیٰ تعلیم کیلئے مرکز بھجوائیں۔ (پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

امریکہ کے سو فیصدی ادائیگی کرنے والے

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ مبارک تحریک نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو کامیاب بنانے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک کے مخلصین پوری سرگرمی سے کوشاں ہیں ذیل میں امریکہ کے ان مخلصین کے نام دعا اور ریکارڈ کی غرض سے درج کئے جا رہے ہیں جو اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات	رقم
	نیویارک	
۲۷ -	مکرم یوسف لطیف صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۳۰۰۔۔۰۰ ڈالر
۲۸ -	مکرم رشید لطیف صاحب	۱۰۰۔۔۰۰ ڈالر
۲۹ -	جمال عبدالسلام صاحب	۷۵۔۔۰۰ ڈالر
	جماعت فلاڈلفیا	
۳۰ -	مکرم عبدالسلام صلاح الدین صاحب	۵۔۔۰۰ ڈالر
	جماعت پٹس برگ	
۳۱	محترمہ رفیقہ حفیظ صاحبہ	۵۔۔۰۰ ڈالر
۳۲ -	؍ نورہ حفیظ صاحبہ	۱۵۔۔۰۰ ڈالر
۳۳ -	؍ منیرہ احمد صاحبہ جماعت سینٹ لوئیس	۵۰۔۔۰۰ ڈالر
۳۴ -	؍ امینہ خالد صاحبہ ؍ ؍	۵۰۔۔۰۰ ڈالر
۳۵	؍ بشریٰ لطیف عزیز صاحبہ ؍	۵۰۔۔۰۰ ڈالر
۳۶	مکرم احمد انیس صاحب واشنگٹن	۱۰۰۔۔۰۰ ڈالر
۳۷ -	؍ سید جواد علی صاحب مع اہلیہ صاحبہ مبلغ امریکہ ؍	۱۰۰۔۔۰۰ ڈالر
۳۸ -	؍ عبدالودود صاحب ؍	۱۰۰۔۔۰۰ ڈالر
۳۹ -	؍ محمد امین صاحب ؍	۱۰۔۔۰۰ ڈالر
۴۰ -	؍ امیر علی صاحب	۵۔۔۰۰ ڈالر
	متفرق افراد	
۴۱	مکرم احسان اللہ صاحب ظفر	۲۷۵۔۔۰۰ ڈالر
۴۲	؍ ڈاکٹر خلیل احمد ناصر صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۳۰۰۔۔۰۰ ڈالر
۴۳	؍ ڈاکٹر لئیق احمد صاحب	۲۵۰۔۔۰۰ ڈالر
۴۴	؍ مشتاق مرزا صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۱۵۰۔۔۰۰ ڈالر
۴۵	؍ منیر احمد نواز صاحب	۱۰۶۔۔۰۰ ڈالر
۴۶	؍ قاضی برکت اللہ صاحب	۱۰۱۔۔۰۰ ڈالر
۴۷	محترمہ جمیلہ صالحہ صاحبہ	۱۰۰۔۔۰۰ ڈالر
۴۸	؍ مجیدہ قادر صاحبہ	۷۰۔۔۰۰ ڈالر
۴۹	مکرم منظور شیخ صاحب	۵۱۔۔۰۰ ڈالر
۵۰	؍ ڈاکٹر محمد اعجاز صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۵۰۔۔۰۰ ڈالر
۵۱	؍ غلام محمود صاحب	۵۰۔۔۰۰ ڈالر
۵۲	؍ ڈاکٹر مرزا ناصر احمد صاحب	۳۰۔۔۰۰ ڈالر
۵۳	؍ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۱۰۔۔۰۰ ڈالر
۵۴	؍ حلیم کلیم صاحب	۱۰۔۔۰۰ ڈالر
۵۵	محترمہ رحمہ احمد صاحب	۱۰۔۔۰۰ ڈالر
۵۶	مکرم عبدالشکور خان صاحب	۵۔۔۰۰ ڈالر
۵۷	؍ راجہ عبدالخالق صاحب	۵۔۔۰۰ ڈالر
۵۸	؍ ڈی گلیسپر صاحب	۵۔۔۰۰ ڈالر

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا سہ ماہی سوم کا امتحان ان شاء اللہ العزیز ۱۰ تبوک / ستمبر بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۱۲ تبوک / ستمبر بروز اتوار برائے بیرون جات ہوگا۔ جملہ مجالس سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس میں شریک کرانے کی سعی فرمائیں

امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۲ نصف آخر
۲۔ دو دو الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزبان اردو، عربی و فارسی۔
۳۔ خلافت کی تین برکات
۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ تصانیف کے نام۔

(قائد تعلیم)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریری مقابلوں اور مضمون نویسی کے مقابلہ کے عناوین

شعبہ علمی مقابلہ کے تحت سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر تقریری مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں:۔

۱۔ استحکام خلافت اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ قرآن
۳۔ "اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو، بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو۔"
۴۔ خوش خلقی ۵۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶۔ سادہ زندگی ۷۔ استقلال

نوٹ: ہر تقریر کے لئے تین سے پانچ منٹ تک وقت ہوگا۔ تینوں معیاروں کے لئے یہی عناوین ہیں۔

مقابلہ مضمون نویسی

اس مقابلہ کے لئے اس سال مندرجہ ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں:۔

آداب مسجد ۔ جنگ بدر ۔ اسلامی لشکر میں گھوڑے کی حیثیت
ضرورت مذہب ۔ تبلیغ کے موثر ذرائع۔

مضمون نویسی کے مقابلہ میں حوالہ جات کے لئے کتب دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ ہر خادم قلم دوات اور کاغذ کا انتظام خود کرے گا۔

تقریری مقابلوں کے لئے ضروری ہے کہ قائدین اضلاع پہلے اپنے اپنے اضلاع میں مقابلہ کروائیں اور ان مقابلہ جات میں جو اوّل آئیں ان کے نام مرکز میں بھجوائیں ایسے تمام نام ۲۰؍ ستمبر ۱۹۷۱ء تک منتظم علمی مقابلہ کے نام پہنچ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والے نام مقابلہ میں شریک نہیں کئے جائیں گے۔

(منتظم علمی مقابلے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قابل فروخت

ایک مکان جس کی تعمیر ابھی ابھی مکمل ہوئی ہے قابل فروخت ہے ایک کنال زمین چھ سات رہائشی کمرے دو باورچی خانہ دو دیگر لوازمات موجود ہیں۔ چھت R.C.C ہے۔ دو خاندان بخوبی گزارہ کرتے ہیں کوٹھی نما مکان ہے رحمت بازار ربوہ کے نزدیک ہے۔ خواہشمند دوست حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔ بجلی پانی سوئی گیس کی سہولتیں موجود ہیں۔ (حکیم خورشید احمد گول بازار۔ ربوہ)

ولادت

میری بچی رقیہ نصر اللہ اہلیہ میجر چراغ الدین صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۲۶ جولائی بروز پیر لڑکی عطا کی ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک صالح کرے۔ لمبی عمر عطا کرے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ممتاز نصر اللہ ۔ لوہاری بلڈنگ ۔ سنی بنک ۔ مری ہلز)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ **ڈاکٹر شریف احمد** پرانا اڈہ چنیوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی مغفرت کے لئے توبہ پر بہت زور دیا ہے

توبہ کے بغیر ایمان اور عمل صالح کا حصول ناممکن ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی تفسیر میں سچی توبہ کی شرائط بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی مغفرت کے لئے توبہ پر زور دیا ہے اور ایمان اور عمل صالح کا حصول اس کے بغیر ناممکن قرار دیا ہے۔ مگر دنیا میں بہت لوگ ہیں جو توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ "میری توبہ" توبہ مکمل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس کے لئے سات امور کا ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ سارے کے سارے موجود نہ ہوں اس وقت تک توبہ کبھی بھی صحیح معنوں میں توبہ نہیں کہلا سکتی چنانچہ توبہ کے لئے پہلی شرط تو یہ ہے کہ انسان اپنے گذشتہ گناہوں کو یاد کرے اور اُن کو اپنے سامنے لا کر اس قدر نادم ہو کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہیں اُن میں سے جن کو ادا کیا جا سکے اُن کو ادا کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر صاحب استطاعت ہونے کے باوجود اُس نے حج نہیں کیا تھا تو اب حج کرے یا اگر زکوٰۃ نہیں دی تھی تو ساری عمر کو جانے دے اُسی سال کی زکوٰۃ دے دے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پچھلے گناہوں میں سے جس کا ازالہ ممکن ہو اُن کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر کسی کی بھینس چُرا کر اُس نے اپنے گھر رکھی ہوئی ہو تو اُسے واپس کر دے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی دکھ پہنچایا ہو اُس کے دُکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے معافی طلب کرے۔ یہ ایک باریک روحانی مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کے گناہوں کی معافی کیلئے یہ شرط رکھی ہے کہ اُنکے متعلق بندوں سے معافی طلب کی جائے اور اگر وہ معاف کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ اُن کا مؤاخذہ نہیں کرتا..... پانچویں شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو اُس نے نقصان پہنچایا ہو ان سے مقدور بھر احسان کرے اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو اُن کے لئے دُعا ہی کرے۔ اولیاء کرام نے بھی لکھا کہ اگر کسی نے دوسرے کا مال ناجائز طور پر لیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ خدا تعالیٰ سے دُعا کرے کہ الٰہی مجھے تو اس کا مال دینے کی طاقت نہیں تو اپنے پاس ہی سے اسے دیدے اور اس کمی کو پُورا فرما دے۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے اور فیصلہ کرے کہ اب میں کوئی گناہ نہیں کروں گا۔

ساتویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی طرف رغبت دلانا شروع کر دے اور اپنے دل کو پاکیزہ بنانے کی کوشش کرے تاکہ آئندہ ہر قسم کے نیک کاموں میں وہ دلی شوق سے حصہ لے سکے۔

یہ سات باتیں توبہ کے لئے ضروری ہیں جب تک یہ تمام شرائط نہ پائی جائیں کوئی توبہ مکمل نہیں کہلا سکتی۔

بعض لوگ توبہ کے مسئلہ کے متعلق اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ کھول دینے سے بدی کا دروازہ بھی ساتھ ہی کھل جاتا ہے۔ اور بجائے اخلاق میں ترقی کرنے کے انسان بداخلاقی کے ارتکاب پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط اور توبہ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ "جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا" کا خیال کبھی ایک عقلمند انسان کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ اُسے کیا معلوم ہے کہ میں کب مروں گا۔ اگر اچانک موت آ جائے تو توبہ کس وقت کرے گا۔

علاوہ ازیں توبہ کی حقیقت کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ توبہ کوئی آسان امر نہیں اور نہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی سے توبہ کر لے۔ کیونکہ توبہ اُس عظیم الشان تغیر کا نام ہے جو انسان کے قلب کے اندر پیدا ہو کر اس کو بالکل گداز کر دیتا اور اس کی ماہیت کو بدل ڈالتا ہے۔"

(تفسیر سورہ الفرقان صفحہ ۱۶۴-۱۶۷)

درخواست دُعا

مجید احمد صاحب ابن منشی محمد صادق صاحب مختار عام صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اہلیہ صاحبہ پی اے ایف ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد اسحاق محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

جماعت احمدیہ لاہور کے عہدیداران کا اجتماع

شہری دفاع کے سلسلہ میں کرنل دارا صاحب ڈائرکٹر سول ڈیفنس حکومت پنجاب کا لیکچر

مورخہ ۶؍اگست بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں جماعت احمدیہ لاہور کے تمام حلقہ جات کے صدر صاحبان و سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اور بعض دوسرے عہدیداران کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں جناب کرنل دارا صاحب ڈائرکٹر سول ڈیفنس حکومت پنجاب اور اُن کے محکمہ کے بعض دوسرے افراد نے بھی شرکت کی اور "شہری دفاع" کے سلسلہ میں خطاب کیا۔

اجلاس کی صدارت محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمائی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے کی۔ بعدہٗ خاکسار نے اس اجلاس کی غرض و غایت کا مختصراً تذکرہ کرتے ہوئے محترم کرنل دارا صاحب کا تعارف کروایا اور شہری دفاع کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ لاہور کے تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ کے افراد اپنے امام کی ہدایت کے مطابق ان ایام میں بھی ملک کی داخلی اور خارجی مشکلات نیز اقتصادی اور معاشرتی بہتری کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں۔

بعد ازیں محترم کرنل دارا صاحب نے نصف گھنٹہ سے زائد خطاب کرتے ہوئے جملہ حاضرین کو آج کل کے حالات میں "شہری دفاع" کی اہمیت اور اس کی ضرورت سے آگاہ کیا۔ اور ملکی استحکام اور سالمیت کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کرنے اور حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں جاری کردہ تحریکات بالخصوص محکمہ شہری دفاع کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی بعض سابقہ ملکی اور قومی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بجا طور پر اس توقع کا اظہار فرمایا کہ آئندہ بھی جماعت احمدیہ جیسی منظم جماعت کے افراد قومی اور ملی مفاد اور بالخصوص مکمل دفاع اور قومی سلامتی کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی دیں گے۔

آپ کے اس مؤثر اور دلچسپ خطاب کے بعد محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے صدارتی خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کی روشنی میں احباب کو نہایت مؤثر رنگ میں اس طرف توجہ دلائی کہ ہمارا دعویٰ ایمان اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم وطن کے ساتھ محبت کا مظاہرہ کریں۔ ورنہ ہم اپنے ایمان میں کامل نہیں ہو سکتے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے مختلف واقعات کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو بتایا کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم قومی اور ملکی خطرات کو بھانپ کر از خود اُن کے دفاع کے لئے انتظام فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آج ہر سچے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ حضور پاکؐ کی سچی اتباع کرتے ہوئے ایسے امور میں بھی حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنے والا ہو۔ آپ نے تمام عہدیداران کو تلقین کی کہ محکمہ شہری دفاع کی خواہش کے مطابق وہ ایسے تمام لوگوں پر جن تک ہماری بات پہنچ سکتی ہے اور مؤثر ثابت ہو سکتی ہے شہری دفاع کی اہمیت واضح کریں اور اپنے آپ کو بھی اور ان کو بھی اس بات کے لئے آمادہ و تیار کریں کہ جب بھی ضرورت پڑے تو ملک اور قوم کے لئے جان و مال، وقت اور عزت تک کی قربانی کے لئے بشاشت و انشراح کے ساتھ وہ آگے بڑھنے والے ہوں اور ایک سچے اور بہادر مسلمان شہری ہونے کا ثبوت دیں۔

بعدہٗ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا اور حاضرین اور جملہ مہمانوں کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔

(خاکسار محمد شفیع اشرف۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور)

بقیہ:۔ یوم استقلال

مسجد مبارک و دیگر دفاتر نیز ٹاؤن کمیٹی کی عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں سے چراغاں کیا گیا بہت سے احباب نے بھی اپنے اپنے گھروں پر بجلی کے قمقموں اور موم بتیوں وغیرہ سے چراغاں کیا۔ رات کو لوگوں نے بڑی تعداد میں گھروں سے نکل کر چراغاں کے خوبصورت منظر کو دیکھ کر لطف اٹھایا۔ غرضیکہ ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات بڑی سج دھج سے منائی گئیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ملک پاکستان کو زیادہ سے زیادہ استحکام بخشے اور اسے اندرونی و بیرونی ہر خطرہ اور سازش سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴